اوّل ایڈیشن: ماہِ ذوالقعدہ 1443ھ/جون 2022

نمازِ فجر کے متعدد احکام پر مشتمل ایک عام فہم رسالہ

نمازِ فجر کے احکام

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت تحریر کیے جانے والے نمازِ فجر کے متعدد احکام کا مجموعہ ہے۔ حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

ماہِ ذوالقعدہ 1443ھ/جون 2022

03362579499

اجمالی فہرست

- نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے سے متعلق مفید تدابیر-------------------4
- نمازِ فجر کا وقت اور اس کے اَحکام----------------------7
- فجر کی جماعت کے وقت سنّت ادا کرنے کا تفصیلی حکم -------------18
- فجر کی جماعت کے وقت سنتیں کہاں ادا کی جائیں؟ -------------28
- نمازِ فجر کی سنتیں ادا کیے بغیر امامت کرانے کا حکم-------------34
- فجر کا وقت داخل ہو جانے کے بعد تہجد ادا کرنے کا حکم -----------26
- **تحقیقِ حدیث:** نمازِ فجر کی سنتیں گھر میں ادا کرنے کی فضیلت ----38
- **تحقیقِ حدیث:** فجر کی سنتوں کا اجر حضرت جبرائیل کی چالیس ہزار سال کی عبادت سے بھی زیادہ!-------------------------42

نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے سے متعلق مفید تدابیر

دینِ اسلام میں نماز کی ادائیگی کی جو اہمیت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں بہت سے مقامات پر نماز کی تاکید اور اہمیت مذکور ہے، نماز کی ادائیگی پر بہت سے فضائل جبکہ اس کو ترک کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، حتی کہ احادیث مبارکہ میں نماز کو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین فرق قرار دیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر نماز ترک کرنا مسلمان کا کام ہر گز نہیں ہو سکتا، بلکہ مسلمان کی زندگی میں نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہوتی ہے، حتی کہ اس کا دل بار بار اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے اور سر بسجود ہونے کے لیے بے چین رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شب و روز کی نمازوں میں نمازِ فجر کی اہمیت بھی بہت ہی زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ آج بہت سے مسلمان نمازِ فجر میں سستی اور غفلت کے مرتکب ہوتے ہیں اور انھیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ یہ کس قدر بڑا جرم ہے! پھر ان میں سے بہت سے مسلمان ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دل میں کسی درجے میں نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونے کی فکر تو ہوتی ہے لیکن وہ اس کے لیے کوئی خاص تدبیر اختیار نہیں کرتے۔

ذیل میں نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونے کے بارے میں چند باتیں ذکر کی جاتی ہیں، اللہ کرے کہ یہ باتیں مسلمانوں کے لیے مفید ثابت ہوں:

1۔ سب سے پہلے تو دل میں نماز کی اہمیت پیدا کریں کہ نماز اللہ تعالیٰ کا اہم حکم ہے، یہ اس کی بندگی کا تقاضا ہے، اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر شب و روز میں پنج وقتہ نمازوں کو فرض قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دل میں اہمیت پیدا کیے بغیر کسی بھی کام کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ نماز کی ادائیگی میں اس بات کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ دل میں نماز کی اہمیت پیدا کرنے کے لیے مشہور کتاب ”فضائل اعمال“ کے حصہ ”فضائلِ نماز“ یا نماز سے متعلق کسی بھی مستند کتاب کے مطالعے کا معمول بنائیں، نماز کے فضائل سے ترغیب اور شوق پیدا کریں اور نماز ترک کرنے کی وعیدوں سے دل میں خوف پیدا

کریں،اس کی بڑی برکت سامنے آتی ہے۔

حیرت ہے اُس شخص پر جو نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے میں تو مختلف بہانوں اور عذر سے کام لیتا ہے، لیکن جب فجر کے وقت کوئی امتحان دینے جانا ہو یا نوکری کرنے جانا ہو یا کوئی اور کام درپیش ہو تو وہ وقت سے بھی پہلے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔اس کو اہمیت کہتے ہیں، جبکہ نماز کی اہمیت تو ہر عمل سے بڑھ کر ہونی چاہیے ! اور جب نمازِ فجر کی اہمیت دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو پھر اس کے لیے بیدار ہونے کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

2۔ رات کو عشا کے بعد ہر طرح کے فضول اور غیر ضروری کاموں کو ترک کر کے جلدی سونے کا معمول بنائیں، یہ بھی نماز کو عملی طور پر اہمیت دینے کی دلیل ہے۔ بھلا جو شخص نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونا چاہتا ہو لیکن اس کے باوجود بھی وہ عشا کے بعد دیر تک بے فائدہ اور غیر ضروری کاموں میں مشغول رہتا ہو تو یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ وہ نمازِ فجر کے لیے اٹھنے کو اہم سمجھتا ہے اور اس کے لیے سنجیدہ ہے !!

3۔ سونے سے پہلے نمازِ فجر کے لیے بیداری کے اسباب اختیار کر کے سوئیں کہ الارم لگائیں، کسی دوسرے سے نمازِ فجر کے لیے بیدار کرانے کی درخواست کرلیں، وغیرہ۔

4۔ سونے سے پہلے کچھ ذکر و تسبیحات اور سونے کی دعائیں پڑھ کر سوئیں۔

5۔ سونے سے پہلے گناہوں سے توبہ کر کے سوئیں تاکہ جن گناہوں کی نحوست کی وجہ سے نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے کی توفیق نہ ہوتی ہو تو وہ معاف ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی کرم فرمائیں۔

6۔ نمازِ فجر کے لیے جب آنکھ بیدار ہو تو شیطان کی باتوں اور نفس کی چالوں میں آکر سستی کرنے اور ذرا مزید سو لینے کے صریح دھوکے سے اجتناب کریں، بلکہ ہمت کر کے سیدھے ہی اٹھ کھڑے ہوں، اور یاد رکھیے کہ ہمت کے بغیر تمام تدابیر بے کار ہیں، اس میں ہمت کو بھی ایک مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ گویا کہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے دو چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں: ایک یہ کہ دل میں نمازِ فجر کی اہمیت پیدا کریں، اور دوم یہ کہ نمازِ فجر کے لیے اٹھتے وقت ہمت سے کام لیں۔

7۔ مذکورہ اسباب کے باوجود بھی اگر نمازِ فجر کے لیے بیدار نہ ہو سکیں تو بیدار ہوتے ہی نمازِ فجر کی ادائیگی کی فکر

کریں، اس میں بلاوجہ تاخیر نہ کریں اور اس کے بعد رورو کر اللہ کی بارگاہ میں اپنی سستی اور کوتاہی پر سچی توبہ کریں، اس توبہ کی برکت سے بھی اللہ تعالیٰ نمازِ فجر کی بیداری کے لیے اپنا خصوصی کرم فرمائے گا۔ اسی کے ساتھ ساتھ نفس کو اس کوتاہی پر سزا دیں، جیسے نمازِ فجر کے لیے بیدار نہ ہونے پر بیس رکعات نفل ادا کی جائیں، پچاس یا سو روپے صدقہ کیے جائیں یا ناشتہ نہ کیا جائے، وغیرہ۔

8۔ موقع ملے تو دوپہر کے وقت مختصر قیلولے کا بھی معمول بنائیں کہ یہ بھی نمازِ فجر کے لیے اٹھنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

9۔ مستند نیک مجالس میں بیٹھنے کا معمول بنائیں۔

10۔ کسی مستند شیخ سے اپنا اصلاحی تعلق جوڑلیں، یا کم از کم اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے کا اہتمام کریں۔

11۔ شب وروز میں کچھ توجہ اور دھیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا معمول بنائیں، اس سے دل کی غفلت دور ہوجاتی ہے اور روحانی قوت نصیب ہوجاتی ہے۔ یہ بھی نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے میں مفید ہے۔

12۔ اللہ تعالیٰ سے نمازِ فجر کی ادائیگی کی توفیق مانگی جائے۔

13۔ شب وروز اس فکر کے ساتھ گزارے جائیں کہ کسی لمحے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا ہے اور ہر قسم کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے، لیکن جب کوئی گناہ ہوجائے تو اس سے توبہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے، بلکہ فوراً سچی توبہ کرلینی چاہیے کہ توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

نمازِ فجر کا وقت اور اس کے اَحکام

نمازِ فجر کا وقت سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ صبح صادق اور صبح کاذِب کی حقیقت سے آگاہی حاصل کی جائے۔ ذیل میں ان کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

صبح صادِق اور صبح کاذِب کی حقیقت

صبح کاذِب:

جب رات ختم ہونے لگتی ہے تو اس وقت عموماً آسمان پر عمودی اور مستطیل شکل یعنی لمبائی میں ایک لمبی روشنی نمودار ہوتی ہے، جس سے یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ صبح ہوچکی ہے حالاں کہ وہ رات ہی کا وقت ہوتا ہے، اور یہ روشنی چند منٹ تک رہتی ہے اور اس کے بعد عموماً دوبارہ اندھیرا چھا جاتا ہے۔ احادیث میں اس کو ”ذَنَبُ السِّرْحَان“ یعنی بھیڑیے کی دم سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔

صبح کاذِب نام رکھنے کی وجہ:

اس کو صبح کاذب اس لیے کہا جاتا ہے کہ کاذِب کے معنی ہیں: جھوٹا، چوں کہ یہ حقیقی صبح نہیں ہوتی بلکہ اس سے صبح کا گمان ہونے لگتا ہے اس لیے اس کو صبح کاذب یعنی جھوٹی صبح کہتے ہیں۔

صبح کاذب کا حکم:

چوں کہ یہ حقیقی صبح تو ہوتی ہی نہیں ہے اس لیے اس پر صبح کا کوئی حکم لاگو نہیں ہوتا بلکہ یہ رات ہی کے زمرے میں آتی ہے۔

صبح صادق:

عموماً صبح کاذب کے تھوڑی دیر بعد آسمان کے افق پر شمالاً و جنوباً ایک روشنی نمودار ہوتی ہے، یہ روشنی

مستطیر یعنی چوڑائی میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید پھیلتی اور بڑھتی جاتی ہے، اس کو صبح صادق کہتے ہیں، یہ حقیقی صبح ہوتی ہے۔

صبح صادق سے متعلق احکام:

صبح صادق چوں کہ حقیقی صبح ہوتی ہے اس لیے اس پر شریعت کے متعدد احکام لاگو ہوتے ہیں، جیسے:

- صبح صادق طلوع ہوتے ہی رات ختم ہو جاتی ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی نمازِ عشا اور نمازِ وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ دونوں نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی روزہ شروع ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی شرعی دن شروع ہو جاتا ہے، جس کے آدھے دن کو نصف النہار شرعی کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ زوال کو نصف النہار عرفی کہا جاتا ہے جو کہ سورج طلوع ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا آدھا دن ہوتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی نمازِ فجر کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی عید الفطر میں صاحبِ نصاب شخص پر صدقۃ الفطر واجب ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق ہوتے ہی عید الاضحیٰ کے دن قربانی کا جانور ذبح کرنا درست ہوتا ہے، البتہ یہ اُن دیہاتوں کے لیے ہے جن میں عید کی نماز واجب نہیں ہوتی، جبکہ شہروں میں اور بڑے دیہاتوں میں جہاں عید کی نماز واجب ہوتی ہے وہاں عید کی نماز کے بعد ہی ذبح کرنا جائز ہوتا ہے، جس کی تفصیل قربانی کے مسائل میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ان جیسے متعدد احکام ایسے ہیں جو صبح صادق کے ساتھ منسلک ہیں۔

(ردالمحتار، ہندیہ، صبح صادق وکاذب اور وقت عشا کی تحقیق از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

صبح صادق ہوتے وقت سورج کتنے ڈگری زیرِ اُفق ہوتا ہے؟

جمہور اہلِ علم کے نزدیک سورج جب 18 درجے زیرِ اُفق ہو تو صبح صادق طلوع ہو جاتا ہے، یہی قول راجح اور اسی پر فتویٰ ہے، اور عموماً مروّجہ اوقاتِ نماز کے نقشے بھی اسی کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

(ردالمحتار، نوادر الفقہ، فتاویٰ عثمانی، فہم الفلکیات، صبح صادق وکاذب اور وقت عشا کی تحقیق از حضرت مفتی رضوان صاحب)

احادیث مبارکہ:

- مصنَّف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٩١٦٣- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنَ السُّحُورِ، وَلَا الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيلُ، وَلَكِنِ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ».

٩١٦٤- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَأَمَّا الَّذِي كَأَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَلَكِنِ الْمُسْتَطِيرُ».

٩١٦٥- عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: لَيْسَ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا، يَعْنِي الْمُسْتَطِيلَ، وَلَكِنِ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا، يَعْنِي الْمُعْتَرِضَ.

- صحیح مسلم میں ہے:

٢٥٩٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ: حَدَّثَنِي وَالِدِی أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ: «لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ».

٢٥٩٧- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ -لِعَمُودِ الصُّبْحِ- حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا».

٢٥٩٨- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ

سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا». وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا.

- سنن النسائی میں ہے:

٢١٧٠- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي مُعْتَرِضًا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ.

نمازِ فجر کا وقت اور اس کے احکام

فجر کی نماز کا وقتِ ادا:

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک رہتا ہے، اس دوران جب بھی فجر کی نماز ادا کی جائے تو ادا شمار ہوتی ہے، اور جب سورج نکلنا شروع ہو جائے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔
(البحر الرائق، الدر المختار، تبیین الحقائق)

مردوں کے لیے نمازِ فجر کا مستحب وقت:

مردوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں ادا کریں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ“ یعنی فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرو کیوں کہ اس کا اجر و ثواب زیادہ ہے۔

واضح رہے کہ حضور اقدس ﷺ، حضرات صحابہ کرام جیسے حضرت علی، حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، حضرت حسین، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین کرام جیسے: حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت علقمہ اور دیگر جلیل القدر حضرات رحمہم اللہ سے یہی ثابت ہے کہ فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہے، حتی کہ جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا جتنا اتفاق اس بات پر ہوا اس سے

بڑھ کر کسی اور بات پر نہیں ہوا۔

- سنن الترمذی میں ہے:

١٥٤- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْفِرُوا بِالفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ». وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ. وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، وَجَابِرٍ، وَبِلَالٍ. حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِينَ: الإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الفَجْرِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

- مصنف ابن ابی شیبہ:

٣٢٦١- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ».

٣٢٦٣- عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: يَا ابْنَ النَّبَّاحِ، أَسْفِرْ بِالْفَجْرِ.

٣٢٦٤- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٦٥- عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُقَطِّعِ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَسْفَرَ بِالْفَجْرِ جِدًّا.

٣٢٦٦- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ بِغَلَسٍ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَسْفِرُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّهُ أَفْقَهُ لَكُمْ.

٣٢٦٧- حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رَضِيِّ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَبِيعُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ لَهُ -وَكَانَ مُؤَذِّنُهُ-: يَا أَبَا عَقِيلٍ، نَوِّرْ، نَوِّرْ.

٣٢٦٨- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٦٩- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُسْفِرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٧٠- عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُسْفِرُونَ بِالْفَجْرِ.

٣٢٧١- عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

٣٢٧٢- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّكُمْ كُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ كَانَ أَعْظَمَ لِلأَجْرِ».

٣٢٧٣- حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَنْصَرِفُوا مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَحَدُهُمْ يَرَى مَوْضِعَ نَبْلِهِ.

٣٢٧٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: سَافَرْت مَعَ عَلْقَمَةَ، فَكَانَ يُنَوِّرُ بِالصُّبْحِ.

٣٢٧٥- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ.

نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنے کا مطلب:

نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں نمازِ فجر ادا کی جائے کہ جب روشنی خوب پھیل جائے اور سورج طلوع ہونے تک اس قدر وقت باقی ہو کہ مسنون قرأت کے ساتھ سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کے بعد بھی اتنا وقت باقی رہے کہ اگر کسی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے تو سنت کے مطابق مسنون قرأت کے ساتھ وہ نماز دوبارہ ادا کی جاسکے اور اس کے بعد بھی مسبوق افراد اپنی بقیہ نماز پوری کر سکیں۔ بعض اہل علم حضرات کے تجربے کے مطابق سورج طلوع ہونے سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے فجر کی نماز ادا کرنے سے اس پر بخوبی عمل کیا جاسکتا ہے۔

نمازِ فجر میں مسنون قرأت کی مقدار:

واضح رہے کہ نمازِ فجر میں مسنون قرأت سے مراد یہ ہے کہ طوال مفصل یعنی سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ البروج تک کی سورتوں میں سے دونوں رکعتوں میں چالیس تا ساٹھ آیات تلاوت کی جاسکیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:

یہ واضح رہے کہ حج کے موقع پر مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں ادا کرنا افضل ہے۔
(ردالمحتار، علم الفقہ)

ماہِ رمضان میں فجر کی نماز جلد ادا کرنے کا حکم

عام حالات میں تو فجر کی نماز میں افضل یہی ہے کہ وہ روشنی میں ادا کی جائے جس کی تفصیل بیان ہو چکی، اس میں ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ نمازِ فجر تاخیر سے ادا ہونے کی صورت میں لوگ کثرت سے جماعت میں شریک ہو سکیں گے کیوں کہ اگر وقت داخل ہوتے ہی اندھیرے میں نماز ادا کی جائے تو قوی اندیشہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی جماعت رہ جائے، حالاں کہ شریعت میں تکثیرِ جماعت یعنی جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شرکت بھی مطلوب ہے، جیسا کہ احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جس صورت میں نمازِ فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد اندھیرے میں یعنی ذرا جلدی نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد کی شرکت ہو جاتی ہو اور اس کے مقابلے میں روشنی میں نماز ادا کرنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے وقت داخل ہو جانے کے بعد مناسب وقفہ کر کے اندھیرے ہی میں یعنی ذرا جلدی نمازِ فجر ادا کرنا افضل اور شریعت کا تقاضا ہے۔

مذکورہ تفصیل کی رو سے چوں کہ ماہِ رمضان میں لوگ سحری کے لیے نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نمازِ فجر کا وقت داخل ہونے کے وقت بھی وہ جاگ رہے ہوتے ہیں، ایسے میں اگر نمازِ فجر وقت داخل ہوتے ہی مناسب وقفے کے بعد جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے تو فجر کی جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شرکت ہو سکے گی جو کہ شریعت میں مطلوب ہے، اس لیے اس پر اعتراض کرنا یا اس کو شریعت کے خلاف سمجھنا درست نہیں۔

مزید یہ کہ بعض روایات سے اس بات کی تائید بھی ہوتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ماہِ رمضان میں نمازِ فجر وقت داخل ہو جانے کے بعد جلد ادا فرماتے تھے، چنانچہ ”صحیح البخاری“ میں ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں سحری کرنے کے بعد تیزی کے ساتھ مسجد پہنچنے کی کوشش کرتا تا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر نصیب ہو سکے۔

- صحیح بخاری میں ہے:

٥٧٧- عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اس حدیث کی تشریح میں امام العصر محدث جلیل مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا یہ اندھیرے میں جلد نماز ادا کرنا ماہِ رمضان کے ساتھ خاص تھا، اور جب لوگ جمع ہو جاتے ہوں تو ایسی صورت میں ہمارے نزدیک یہی مناسب ہے کہ اندھیرے میں جلد نماز ادا کی جائے، اور دار العلوم دیوبند میں حضرات اکابر کے زمانے سے اسی پر عمل چلا آرہا ہے۔

- فیض الباری شرح صحیح البخاری للامام الکشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ:

٥٧٧- قوله: (كنت أَتَسحَّرُ في أهلي، ثُمَّ يكونُ سُرْعَةٌ بي أَنْ أُدْرِكَ صلاةَ الفجرِ مَعَ رَسولِ الله ﷺ) ولعل هذا التَّغْلِيس كان في رمضان خاصة، وهكذا ينبغي عندنا إذا اجتمعَ النَّاس، وعليه العمل في دار العلوم بديوبند من عهد الأكابر. (باب وَقْتِ الفَجْر)

عورتوں کے لیے نمازِ فجر کا مستحب وقت:

عورتوں کے لیے ہمیشہ اندھیرے ہی میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے، یعنی جیسے فجر کا وقت داخل ہو جائے تو عورتوں کو چاہیے کے فجر کی نماز ادا کرلیں، روشنی پھیلنے کا انتظار نہ کریں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، علم الفقہ)

خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں:

خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں بلکہ وقت داخل ہوتے ہی وہ نماز ادا کر سکتی ہیں اگرچہ اذان نہ ہوئی ہو، البتہ جن خواتین کو نماز کا وقت داخل ہونے کا علم نہ ہوتا ہو تو ان کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ یا تو کسی سے پوچھ لیا کریں یا مسجد کی اذان کا انتظار کریں۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ خواتین کے لیے افضل یہ ہے کہ

نمازِ فجر تو اندھیرے میں ادا کریں اور باقی نمازیں مردوں کی جماعت ہو جانے کے بعد ادا کر لیا کریں۔
(الدر المختار، علم الفقہ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

فائدہ:

فجر کی نماز کے وقتِ ادا میں نمازِ فجر کے لیے کوئی بھی مکروہ وقت نہیں ہے، البتہ جیسے ہی طلوعِ آفتاب کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے تو نمازِ فجر قضا ہو جاتی ہے۔

صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک کتنا وقت ہوتا ہے؟

صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک کتنا وقت ہوتا ہے؟ تو واضح رہے کہ اس حوالے سے کوئی خاص وقت تو متعین کرنا مشکل ہے کیوں کہ سال بھر یہ وقت کم و بیش ہوتا رہتا ہے، البتہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک اتنا ہی وقت ہوتا ہے جتنا کہ سورج غروب ہونے سے عشا تک ہوتا ہے، گویا کہ دونوں کا درمیانی وقفہ عموماً برابر ہوتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ) جیسے کہ 24 دسمبر کو صبح صادق کا وقت 5 بجکر 51 منٹ ہے، جبکہ طلوعِ آفتاب کا وقت 7 بجکر 12 منٹ ہے، ان کا درمیانی وقت 81 منٹ بنتا ہے، اسی طرح غروبِ آفتاب کا وقت 5 بجکر 50 منٹ ہے، جبکہ عشا کا وقت 7 بجکر 13 منٹ ہے، ان کا درمیانی وقت 82 منٹ ہے۔ سال بھر یہی تناسب رہتا ہے، کہیں ایک دو منٹ کا فرق آجائے تو عینِ ممکن ہے، جو کہ زیادہ فرق نہیں۔

مسئلہ:

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں فجر کی نماز ادا کر رہا ہو کہ سورج طلوع ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر میں فجر کی سنت نماز بھی ادا کروں گا تو فرض نماز کے لیے وقت نہ رہے گا تو ایسی صورت میں وہ سنت نماز ترک کر کے فرض نماز ادا کرلے اور سورج طلوع ہو جانے کے بعد ان سنتوں کی قضا کرلے جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

تفصیلی عبارات

- الدر المختار میں ہے:

(وَقْتُ) صَلَاةِ (الْفَجْرِ) ..... (مِنْ) أَوَّلِ (طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي) وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُنْتَشِرُ الْمُسْتَطِيرُ لَا الْمُسْتَطِيلُ (إلَى) قُبَيْلِ (طُلُوعِ ذُكَاءَ) بِالضَّمِّ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ: اسْمُ الشَّمْسِ.

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: مِنْ أَوَّلِ طُلُوعِ إلَخْ) زَادَ لَفْظَ «أَوَّلِ»؛ اخْتِيَارًا لِمَا دَلَّ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ كَمَا قَدَّمْنَاهُ. (قَوْلُهُ: وَهُوَ الْبَيَاضُ إلَخْ)؛ لِحَدِيثِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ». فَالْمُعْتَبَرُ الْفَجْرُ الصَّادِقُ وَهُوَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ: أَيِ الَّذِي يَنْتَشِرُ ضَوْءُهُ فِي أَطْرَافِ السَّمَاءِ لَا الْكَاذِبُ وَهُوَ الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي يَبْدُو طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ أَيِ الذِّئْبِ ثُمَّ يَعْقُبُهُ ظُلْمَةٌ.

[فَائِدَةٌ] ذَكَرَ الْعَلَّامَةُ الْمَرْحُومُ الشَّيْخُ خَلِيلٌ الْكَامِلِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى «رِسَالَةِ الأسطرلاب» لِشَيْخِ مَشَايِخِنَا الْعَلَّامَةِ الْمُحَقِّقِ عَلِيٍّ أَفَنْدِي الدَّاغِسْتَانِيِّ: أَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَ الْفَجْرَيْنِ وَكَذَا بَيْنَ الشَّفَقَيْنِ الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ إنَّمَا هُوَ بِثَلَاثِ دُرَجٍ. اهـ (قَوْلُهُ: إلَى قُبَيْلِ) كَذَا أَقْحَمَهُ فِي «النَّهْرِ»، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى دُخُولِ الْغَايَةِ، لَكِنَّ التَّحْقِيقَ عَدَمُهُ لِكَوْنِهَا غَايَةَ مَدٍّ كَمَا سَبَقَ فَلَا حَاجَةَ إلَى ذَلِكَ. اهـ إسْمَاعِيلُ. (قَوْلُهُ: بِالضَّمِّ) أَيْ وَبِالْمَدِّ كَمَا فِي «الْقَامُوسِ»، ح.

(كتاب الصلاة)

- الدر المختار میں ہے:

(وَالْمُسْتَحَبُّ) لِلرَّجُلِ (الِابْتِدَاءُ) فِي الْفَجْرِ (بِإِسْفَارٍ وَالْخَتْمُ بِهِ) هُوَ الْمُخْتَارُ بِحَيْثُ يُرَتِّلُ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ يُعِيدُهُ بِطَهَارَةٍ لَوْ فَسَدَ. وَقِيلَ: يُؤَخِّرُ جِدًّا؛ لِأَنَّ الْفَسَادَ مَوْهُومٌ: (إلَّا لِحَاجٍّ بِمُزْدَلِفَةَ) فَالتَّغْلِيسُ أَفْضَلُ كَمَرْأَةٍ مُطْلَقًا، وَفِي غَيْرِ الْفَجْرِ الْأَفْضَلُ لَهَا انْتِظَارُ فَرَاغِ الْجَمَاعَةِ.

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: لِلرَّجُلِ) يَأْتِي مُحْتَرَزُهُ. (قَوْلُهُ: فِي الْفَجْرِ) أَيْ صَلَاةِ الْفَرْضِ، وَفِي صَلَاةِ السُّنَّةِ قَوْلَانِ كَمَا

يَأْتِي لِلشَّارِحِ ط. (قَوْلُهُ: بِإِسْفَارِهِ) أَيْ فِي وَقْتِ ظُهُورِ النُّورِ وَانْكِشَافِ الظُّلْمَةِ، سُمِّيَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ يُسْفِرُ: أَيْ يَكْشِفُ عَنِ الْأَشْيَاءِ خِلَافًا لِلْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ؛ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ. وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ. وَتَمَامُهُ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ» وَغَيْرِهَا. (قَوْلُهُ: أَرْبَعِينَ آيَةً) أَيْ إِلَى سِتِّينَ. (قَوْلُهُ: ثُمَّ يُعِيدُهُ بِطَهَارَةٍ) أَيْ يُعِيدُ الْفَجْرَ: أَيْ صَلَاتَهُ مَعَ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ الْمَذْكُورَةِ، وَيُعِيدُ الطَّهَارَةَ لَوْ فَسَدَ بِفَسَادِهَا أَوْ ظَهَرَ فَسَادُهُ بِعَدَمِهَا نَاسِيًا. وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْإِسْفَارَ أَنْ يُمْكِنَهُ إِعَادَةُ الطَّهَارَةِ وَلَوْ مِنْ حَدَثٍ أَكْبَرَ كَمَا فِي «النَّهْرِ» وَ«الْقُهُسْتَانِيِّ»، وَإِعَادَةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَالَةِ الْأُولَى قَبْلَ الشَّمْسِ. (قَوْلُهُ: وَقِيلَ: يُؤَخِّرُ جِدًّا) قَالَ فِي «الْبَحْرِ»: وَهُوَ ظَاهِرُ إِطْلَاقِ الْكِتَابِ أَيِ الْكَنْزِ، لَكِنْ لَا يُؤَخِّرُهَا بِحَيْثُ يَقَعُ الشَّكُّ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ اهـ لَكِنْ فِي «الْقُهُسْتَانِيِّ»: الْأَصَحُّ الْأَوَّلُ، ح. (قَوْلُهُ: مُطْلَقًا) أَيْ وَلَوْ فِي غَيْرِ مُزْدَلِفَةَ؛ لِبِنَاءِ حَالِهِنَّ عَلَى السَّتْرِ وَهُوَ فِي الظَّلَامِ أَتَمُّ. (كتاب الصلاة)

فجر کی جماعت کے وقت سنّت ادا کرنے کا تفصیلی حکم

جب فجر کی جماعت کھڑی ہو تو اس وقت سنت پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اس کا حکم تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے تاکہ اس مسئلے کا ہر پہلو واضح ہوسکے۔

فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد سنت یا نفل نماز پڑھنے کا حکم:

احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ جب فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس کے بعد سنت یا نفل نماز ادا کرنا درست نہیں:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔‘‘

- صحیح مسلم میں ہے:

١٦٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

- سنن ابی داود میں ہے:

1268: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ بھی ظاہر ہے کہ فرض نماز کی اہمیت ان دیگر نمازوں سے کہیں زیادہ ہے، اس لیے فرض نماز کی ادائیگی ہی کو ترجیح دینی چاہیے، لیکن یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ یہ حدیث ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی فرض نمازوں کے بارے میں تو بالکل واضح ہے کہ جب یہ فرض نمازیں کھڑی ہو جائیں تو پھر کوئی اور نماز ادا کرنا جائز نہیں، لیکن نمازِ فجر کی سنتوں کا حکم ان دیگر نمازوں سے کچھ مختلف ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد آئے کہ فجر کی فرض نماز کھڑی ہو چکی ہو تو اگر اس کو جماعت کا آخری قعدہ ملنے کی امید ہو تو وہ فجر کی سنتیں ادا کرسکتا ہے، جس کی تفصیل آگے

آرہی ہے ان شاءاللہ۔

فجر کی سنتوں کا حکم دیگر سنتوں سے مختلف ہے:

نمازِ فجر کی سنتوں کا حکم دیگر نمازوں کی سنتوں سے مختلف ہونا متعدد دلائل سے ثابت ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ فجر کی سنتوں سے متعلق احادیث میں بہت زیادہ تاکید اور اہمیت بیان فرمائی گئی ہے اور ان کی ادائیگی پر بڑا زور دیا گیا ہے، چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سنت اور نفل نمازوں میں سب سے زیادہ پابندی اور اہتمام فجر کی سنتوں کا فرماتے تھے۔

- سنن ابی داود میں ہے:

1256- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَىْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”فجر کی دو رکعات سنت نماز دنیا اور جو کچھ اس میں ہے؛ سب سے بہتر ہے۔“

- سنن الترمذی میں ہے:

٤١٦- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَكْعَتَا الفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

3۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”فجر کی دو رکعات (سنت نماز) نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑے تمہیں روند ڈالیں۔“

فجر کی فرض نماز کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں:

احادیث کی رو سے فجر کی فرض نماز کے بعد سورج نکل آنے تک فجر کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں:

- مسند احمد میں ہے کہ:

130- حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ».

- صحیح البخاری میں ہے کہ:

٥٨٦- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ».

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ:

7405- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

7406- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ: عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

7407- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ».

مذکورہ پانچ احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہو جانے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہو جانے تک (سنت اور نفل) نماز پڑھنا ممنوع ہے۔اس سے واضح طور پر

معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے سنت پڑھے بغیر ہی فرض ادا کرلی تو فجر کی یہ سنتیں سورج نکلنے کے بعد ہی ادا کی جاسکتی ہیں، اس سے پہلے نہیں، اور سورج نکلنے کے بعد تو وہ قضا ہی کہلائیں گی نہ کہ ادا۔ معلوم ہوا کہ فجر کی سنت کا وقت صرف اور صرف فجر کی فرض نماز سے پہلے ہے، پہلے پڑھ لی تو پڑھ لی ورنہ تو قضا ہو جاتی ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کب ادا کی جاسکتی ہیں؟

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جس شخص نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں تو وہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد ادا کرلے۔“

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح عمل کیا، اور بعض اہلِ علم کا عمل بھی اسی پر ہے اور امام سفیان ثوری، امام عبداللہ بن المبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

- جامع الترمذی میں ہے کہ:

٤٢٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ». هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ فَعَلَهُ، وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ المُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ.

2۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اگر فجر کی نماز سے پہلے سنتیں ادا کرنے کا موقع نہ ملتا تو وہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد ہی انہیں ادا فرماتے، ملاحظہ فرمائیں:

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ:

6506- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاة ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، فَلَمَّا أَضْحَى قَامَ فَقَضَاهُمَا.

6507- عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا بَعْدَ مَا ما أَضْحَى.

مسئلہ:

جس شخص سے فجر کی سنتیں رہ جائیں تو اس کے لیے سورج نکلنے کے بعد اسی دن زوال سے پہلے تک قضا کی نیت سے یہ سنت ادا کرنا بہتر ہے، زوال کے بعد پھر ان کی قضا نہیں۔

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: وَلَا يَقْضِيهَا إلَّا بِطَرِيقِ التَّبَعِيَّةِ إلَخْ) أَيْ لَا يَقْضِي سُنَّةَ الْفَجْرِ إلَّا إذَا فَاتَتْ مَعَ الْفَجْرِ فَيَقْضِيهَا تَبَعًا لِقَضَائِهِ لَوْ قَبْلَ الزَّوَالِ؛ وَمَا إذَا فَاتَتْ وَحْدَهَا فَلَا تُقْضَى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِالْإِجْمَاعِ؛ لِكَرَاهَةِ النَّفْلِ بَعْدَ الصُّبْحِ. وَأَمَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَكَذَلِكَ عِنْدَهُمَا، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: أَحَبُّ إلَيَّ أَنْ يَقْضِيَهَا إلَى الزَّوَالِ كَمَا فِي «الدُّرَرِ». قِيلَ: هَذَا قَرِيبٌ مِنَ الِاتِّفَاقِ؛ لِأَنَّ قَوْلَهُ: «أَحَبُّ إلَيَّ» دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَفْعَلْ لَا لَوْمَ عَلَيْهِ. وَقَالَا: لَا يَقْضِي، وَإِنْ قَضَى فَلَا بَأْسَ بِهِ، كَذَا فِي «الْخَبَّازِيَّةِ».
(بَابُ إدْرَاكِ الْفَرِيضَةِ)

فجر کی جماعت کے وقت سنت ادا کرنے کا تفصیلی حکم:

جو شخص ایسے وقت میں مسجد جا رہا ہو کہ اس کو معلوم ہو کہ جماعت کھڑی ہو رہی ہو گی تو اس کو چاہیے کہ گھر میں ہی سنت ادا کر کے جائے، لیکن اگر وہ مسجد چلا جائے اور جماعت شروع ہو چکی ہو تو اگر اس کو جماعت کے ساتھ آخری قعدہ میسر آسکتا ہے تو سنت ادا کرلے تاکہ جماعت بھی مل جائے اور یہ اہم سنتیں بھی، کیوں کہ اگر ایسے موقع میں سنت کی اجازت نہ دی جائے تو سنت ادا نہیں ہو سکے گی کیونکہ فرض کے بعد تو سنت ادا کرنا درست ہی نہیں، اور ظاہر ہے کہ فجر کی سنتوں کی اہمیت اور مرتبے کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جہاں تک موقع مل سکے اس کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ البتہ ساتھ میں یہ بات بھی اہم ہے کہ فجر کی ان سنتوں کی اجازت اس وقت ہے جب وہ جماعت سے دور مسجد کے دروازے کے پاس یا کسی آڑ میں ادا کی جائے لیکن اگر وہ مسجد چھوٹی سی ہو اور اس میں آڑ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں سنت ادا کرنا درست نہیں بلکہ جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔

فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے باوجود بھی سنت ادا کرنے کا ثبوت:

فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے باوجود بھی سنت ادا کرنا متعدد حضرات اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین کرام رحمہم اللہ سے ثابت ہے:

حضرات اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثبوت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد تشریف لائے کہ فجر کی نماز شروع ہو چکی تھی تو انہوں نے مسجد میں ایک جانب ہو کر فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھیے، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور ان کے ساتھ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہم بھی تھے لیکن ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل پر نکیر نہیں فرمائی جو کہ ان کی موافقت کی دلیل ہے۔

- شرح معانی الآثار میں ہے کہ:

٢١٩٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

٢١٩٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ، حِينَ دَعَاهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَجَلَسَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ. فَهَذَا عَبْدُ اللهِ قَدْ فَعَلَ هَذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مُوسَى، لَا يُنْكِرَانِ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ.

2۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد تشریف لائے کہ فجر کی نماز شروع ہو رہی تھی

توانہوں نے مسجد میں ایک جانب ہو کر فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ :

6476- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا مُوسَى خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ.

6475: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجِيءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ثبوت :

امام ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے ایسے وقت میں مسجد داخل ہوا جب امام نماز پڑھا رہے تھے، تو حضرت ابن عمر تو جماعت ہی میں شامل ہو گئے، جبکہ حضرت ابن عباس نے سنت نماز ادا کی پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہوئے۔ جماعت ہو جانے کے بعد حضرت ابن عمر اپنی جگہ ہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو انہوں نے وہ سنت ادا کی۔

- شرح معانی الآثار میں ہے کہ :

٢٢٠٠- عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي، فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے نکلے تو اس دوران فجر کی جماعت کھڑی ہوگئی، جب انہیں معلوم ہوا تو انہوں نے مسجد کے باہر ہی دو رکعت سنت ادا کیں اور جماعت میں شامل ہوگئے۔

- شرح معانی الآثار میں ہے کہ:

٢٢٠٢- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهِ فَأُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ. فَهَذَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

1۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز کے لیے مسجد داخل ہوتے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہوتی تو وہ مسجد کے کسی کونے میں سنت ادا فرماتے، پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہو جاتے۔

- شرح معانی الآثار میں ہے کہ:

٢٢٠٥- عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ.

2۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں فجر میں مسجد جاؤں اور جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو میں سنت ادا کروں گا، پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہوں گا۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ:

6482: عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: إِنِّي لَأَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَأُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَنْضَمُّ إِلَيْهِمْ.

حضرات تابعین کرام رحمہم اللہ سے ثبوت

''مصنف ابن ابی شیبہ''میں حضرات اکابر تابعین جیسے امام حسن بصری، امام سعید بن جبیر، امام مسروق اور امام ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے بھی فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے باوجود سنت پڑھنا ثابت ہے، ملاحظہ فرمائیں:

امام مسروق رحمہ اللہ سے ثبوت:

6472: عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلَّاهُمَا فِي نَاحِيَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے ثبوت:

6473: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: يُصَليهِمَا فِي نَاحِيَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ثبوت:

6474: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَلِجَ الْمَسْجِدَ، عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ.

امام مجاہد رحمہ اللہ سے ثبوت:

6479: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَلَمْ تَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَارْكَعْهُمَا، وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّ الرَّكْعَةَ الأُولَى تَفُوتُك.

6480: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ، وَحَدَّثَنِي مَنْ رَآهُ فَعَلَهُ مَرَّتَيْنِ، جَاءَ مَرَّةً وَهُمْ فِي الصَّلَاة، فَصَلَّاهُمَا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَصَلَّى مَعَهُمْ، وَلَمْ يُصَلِّهِمَا.

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

6481: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: يُصَلِّيهِمَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، أَوْ فِي نَاحِيَتِهِ.

خلاصہ:

خلاصہ یہ کہ فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق سنت ادا کرنا درست ہے اور یہ کئی حضرات صحابہ اور اکابر تابعین سے ثابت ہے، اس لیے تمام احادیث اور دلائل کو سامنے رکھا جائے تو اصل مسئلہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فجر کی جماعت کے وقت سنتیں کہاں ادا کی جائیں؟

نمازِ فجر کی سنتوں کی ادائیگی سے متعلق ایک بڑی کوتاہی:

آجکل نمازِ فجر کی سنتوں سے متعلق ایک بڑی کوتاہی یہ عام ہو چکی ہے کہ جب لوگ نمازِ فجر کے لیے مسجد چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر معلوم ہو جاتا ہے کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہے یا کھڑی ہونے والی ہے تو وہ جماعت کی صفوں میں یا ان کے قریب ہی کھڑے ہو کر فجر کی سنتیں ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ بڑی غلطی ہے جس کی اصلاح بہت ضروری ہے۔

ذیل میں اس مسئلہ کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

فجر کی جماعت کے وقت سنتیں ادا کرنے کا حکم:

زیرِ بحث مسئلہ سے متعلق بطورِ تمہید اس مسئلہ کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ جو شخص نمازِ فجر کے لیے مسجد چلا جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت شروع ہو چکی ہے تو اگر اس کو سنتیں ادا کرنے کے بعد جماعت کے ساتھ آخری قعدہ میسر آسکتا ہے تو ایسی صورت میں وہ سنتیں ادا کرلے تاکہ جماعت بھی مل جائے اور یہ اہم سنتیں بھی ادا ہو جائیں، البتہ اگر سنتیں ادا کرنے کی صورت میں جماعت نکل جانے کا خدشہ ہو تو پھر سنتیں ترک کرنے جماعت میں شامل ہو جائے اور ایسی صورت میں یہ سنتیں سورج طلوع ہو جانے کے بعد سے لے کر زوال سے پہلے تک قضا کی نیت سے ادا کرلے، یہ بہتر ہے، زوال کے بعد پھر ان کی قضا نہیں۔

(رد المحتار)

فائدہ: مذکورہ مسئلے کی مکمل اور مدلل تفصیل ماقبل میں گذر چکی ہے۔

تنبیہ: واضح رہے کہ فجر کی جماعت کے وقت سنتیں ادا کرنے کی جو اجازت مذکورہ مسئلے میں بیان ہو چکی یہ مطلق نہیں بلکہ اس کی کچھ شرائط ہیں، جن کی پاسداری کیے بغیر فجر کی سنتوں کی ادائیگی کی اجازت نہیں۔

تفصیل کے لیے درج ذیل مسئلہ ملاحظہ فرمائیں۔

فجر کی جماعت کے وقت فجر کی سنتیں کہاں ادا کی جائیں؟

واضح رہے کہ مسجد میں فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد وہیں صفوں میں کھڑے ہو کر فجر کی سنتیں ادا کرنا مکروہ اور ممنوع ہیں، اسی طرح جماعت کی صفوں کے متصل پیچھے دیوار یا کسی اور حائل کی آڑ لیے بغیر سنتیں ادا کرنا بھی مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ طریقہ جماعت کی مخالفت کے زمرے میں آتا ہے جو کہ مکروہ اور ممنوع ہے۔ جبکہ بسا اوقات اس کی وجہ سے صفوں کی درستی میں بھی خلال آجاتا ہے۔

مذکورہ مسئلہ کے مطابق جو شخص نمازِ فجر کے لیے ایسے وقت میں مسجد جارہا ہو کہ اس کو معلوم ہو کہ جماعت کھڑی ہو رہی ہو گی تو اس کو چاہیے کہ گھر ہی میں سنتیں ادا کر کے جائے، یہ سب سے بہتر صورت ہے۔ لیکن اگر وہ شخص مسجد چلا جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت شروع ہو چکی ہے یا شروع ہونے والی ہے تو وہ جماعت کی صفوں میں یا ان کے قریب سنتیں ادا نہ کرے، بلکہ جماعت سے دور مسجد کے دروازے کے پاس سنتیں ادا کرے، بصورتِ دیگر کم از کم جماعت سے ہٹ کر دیوار یا کسی اور حائل کی آڑ میں سنتیں ادا کرے، لیکن اگر وہ مسجد چھوٹی سی ہو اور اس میں کوئی آڑ بھی نہ ہو، یا مسجد بڑی ہو لیکن صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ رہی ہوں اور مسجد کے باہر یا مسجد کی دوسری منزل وغیرہ میں سنتیں ادا کرنے کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں فجر کی جماعت کے وقت سنتیں ادا کرنا درست نہیں بلکہ جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔

فقہی عبارات

- حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح:

قوله: (ولا يشتغل عنه بالسنة) أي عن الاقتداء. قوله: (ولو في المسجد بعيدا عن الصف) أي يشترط في كونه يأتي بسنة الفجر إذا أخذ المؤذن في الإقامة أن يأتي بها عند باب المسجد، فإن لم يجد مكانا تركها؛ لأن في الإتيان بها في المسجد حينئذ مخالفة الجماعة فتكره، وترك المكروه

مقدم على فعل السنة، غير أن الكراهة تتفاوت، فإن كان الإمام في الصيفي فصلاته إياها في الشتوي أخف من صلاتها في الصيفي، وأشدها كراهة أن يصليها مخالطا للصف، كذا في «الفتح»، ويليه في الكراهة أن يكون خلف الصف من غير حائل. قوله: (لما قدمناه في سنة الفجر) من الأخبار الدالة على فضلها. قوله: (والأفضل فعلهما في البيت)؛ لأنه كان يصليهما في البيت، وأنكر على من صلاهما في المسجد، كذا في «الشرح». (باب إدراك الفريضة)

- العناية شرح الهداية:

(وَمَنِ انْتَهَى إِلَى الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: إنْ خَشَى أَنْ تَفُوتَهُ رَكْعَةٌ وَيُدْرِكَ الْأُخْرَى يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ)؛ لِأَنَّهُ أَمْكَنَهُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْفَضِيلَتَيْنِ، (وَإِنْ خَشَى فَوْتَهُمَا دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ)؛ لِأَنَّ ثَوَابَ الْجَمَاعَةِ أَعْظَمُ، وَالْوَعِيدَ بِالتَّرْكِ أَلْزَمُ، بِخِلَافِ سُنَّةِ الظُّهْرِ حَيْثُ يَتْرُكُهَا فِي الْحَالَتَيْنِ؛ لِأَنَّهُ يُمْكِنُهُ أَدَاؤُهَا فِي الْوَقْتِ بَعْدَ الْفَرْضِ هُوَ الصَّحِيحُ، وَإِنَّمَا الِاخْتِلَافُ بَيْنَ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللهُ فِي تَقْدِيمِهَا عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَتَأْخِيرِهَا عَنْهُمَا، وَلَا كَذَلِكَ سُنَّةُ الْفَجْرِ عَلَى مَا نُبَيِّنُ إنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَالتَّقْيِيدُ بِالْأَدَاءِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَدُلُّ عَلَى الْكَرَاهَةِ فِي الْمَسْجِدِ إذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ. وَالْأَفْضَلُ فِي عَامَّةِ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ الْمَنْزِلُ هُوَ الْمَرْوِيُّ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. وَقَوْلُهُ: (يُصَلِّي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ) أَمَّا إنَّهُ يُصَلِّي وَإِنْ كَانَتِ الْجَمَاعَةُ قَامَتْ؛ لِأَنَّ سُنَّةَ الْفَجْرِ مِنْ أَقْوَى السُّنَنِ وَأَفْضَلِهَا، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «صَلُّوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ». وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»، وَإِدْرَاكُ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ كَإِدْرَاكِ الْكُلِّ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ»، فَكَانَ جَمْعًا بَيْنَ الْفَضِيلَتَيْنِ. وَأَمَّا أَنَّهُ يُصَلِّي عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَلِأَنَّهُ لَوْ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ كَانَ مُتَنَفِّلًا فِيهِ عِنْدَ اشْتِغَالِ الْإِمَامِ بِالْفَرِيضَةِ وَهُوَ مَكْرُوهٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ مَوْضِعٌ لِلصَّلَاةِ يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ خَلْفَ سَارِيَةٍ مِنْ سِوَارِي الْمَسْجِدِ، وَأَشَدُّهَا كَرَاهَةً أَنْ يُصَلِّيَهُمَا مُخَالِطًا لِلصَّفِّ وَمُخَالِفًا لِلْإِمَامِ وَالْجَمَاعَةِ، وَالَّذِي يَلِي ذَلِكَ خَلْفَ الصَّفِّ مِنْ غَيْرِ حَائِلٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

الصَّفِّ ...... وَقَوْلُهُ: (وَإِنْ خُشِيَ فَوْتُهُمَا) يُشِيرُ إِلَى أَنَّهُ إِنْ كَانَ يَرْجُو إِدْرَاكَ الْقَعْدَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَ الْإِمَامِ. (باب إدراك الفريضة)

حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کے طرزِ عمل سے مذکورہ مسئلہ کی تائید:

فجر کی جماعت کے وقت فجر کی سنتیں جماعت کی صفوں میں ادا نہ کرنے بلکہ کسی ایک جانب یا کونے میں یا مسجد سے باہر یا مسجد کے دروازے کے پاس ادا کرنے کا ثبوت حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بھی ملتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

1۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد تشریف لائے کہ فجر کی نماز شروع ہو چکی تھی تو انہوں نے مسجد کی ایک ستون کی آڑ میں فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

- شرح معانی الآثار میں ہے:

٢١٩٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ، حِينَ دَعَاهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَجَلَسَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ. فَهَذَا عَبْدُ اللهِ قَدْ فَعَلَ هَذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مُوسَى، لَا يُنْكِرَانِ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ.

2۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد تشریف لائے کہ فجر کی نماز شروع ہو رہی تھی تو انہوں نے مسجد میں ایک جانب ہو کر فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

6475: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ

يَجِيءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے نکلے تو اس دوران فجر کی جماعت کھڑی ہوگئی، جب انہیں معلوم ہوا تو انہوں نے مسجد کے باہر ہی دو رکعت سنت ادا کیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

- شرح معانی الآثار میں ہے:

٢٢٠٢- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهِ فَأُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ. فَهَذَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز کے لیے مسجد داخل ہوتے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہوتی تو وہ مسجد کے کسی کونے میں سنتیں ادا فرماتے، پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہو جاتے۔

- شرح معانی الآثار میں ہے:

٢٢٠٥- عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ.

امام مسروق تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

٦٤٧٢: عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلَّاهُمَا فِي نَاحِيَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

بعد میں ذکر ہونے والے دلائل ''مصنّف ابن ابی شیبہ'' سے لیے گئے ہیں۔

امام حسن بصری تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

٦٤٧٣: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: يُصَليهمَا فِي نَاحِيَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

امام سعید بن جبیر تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

٦٤٧٤: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَلِجَ الْمَسْجِدَ، عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ.

امام مجاہد تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

٦٤٧٩: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَلَمْ تَرْكَعْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَارْكَعْهُمَا، وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّ الرَّكْعَةَ الأُولَى تَفُوتُك.

٦٤٨٠: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ، وَحَدَّثَنِي مَنْ رَآهُ فَعَلَهُ مَرَّتَيْنِ، جَاءَ مَرَّةً وَهُمْ فِي الصَّلَاة، فَصَلَّاهُمَا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَصَلَّى مَعَهُمْ، وَلَمْ يُصَلِّهِمَا.

امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

٦٤٨١: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: يُصَلِّيهِمَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، أَوْ فِي نَاحِيَتِهِ.

نمازِ فجر کی سنتیں ادا کیے بغیر امامت کرانے کا حکم

اگرامام کو نمازِ فجر کی سنتیں ادا کرنے کا موقع نہ ملے اور جماعت کا وقت ہو جائے تو ایسی صورت میں اس کے لیے امامت کرانا جائز ہے، اس میں کوئی کراہت نہیں۔(امداد الفتاویٰ: 1/ 330، مکتبہ دار العلوم کراچی)

پھر ایسی صورت میں نمازِ فجر کی فرض نماز کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہو جانے تک یہ سنتیں ادا کرنا درست نہیں، البتہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد سے لے کر اسی دن دوپہر کے زوال کے مکروہ وقت سے پہلے تک کسی بھی وقت ان دو رکعات سنتوں کو قضا ادا کر لینا بہتر ہے، زوال کے بعد پھر ان سنتوں کی قضا نہیں۔
(رد المحتار)

یہی حکم اُس شخص کا بھی ہے جو باقاعدہ امام تو نہ ہو لیکن کبھی اسے فجر کی امامت کرانے کی ضرورت پڑے اور اس نے فجر کی سنتیں ادا نہ کی ہوں تو اس کے لیے بھی ایسی صورتحال میں امامت کرانا جائز ہے۔

تنبیہ: نمازِ فجر کی سنتیں ادا کیے بغیر امامت کرانے کے جواز اور اجازت کا جو مسئلہ ماقبل میں ذکر ہوا اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس بنیاد پر امام نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعات سنتوں کی ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ کرے، بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ ایسی صورت میں امامت ناجائز نہیں، بلکہ درست ہے، جہاں تک فجر کی سنتوں کا تعلق ہے تو احادیث مبارکہ کی رو سے ان کی ادائیگی کا شدید اہتمام ہونا چاہیے، خصوصًا امام کو تو مقتدیوں سے زیادہ فجر کی سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے کیوں کہ مقتدیوں کے لیے یہ سہولت اور اجازت بھی ہے کہ وہ فجر کی جماعت کے دوران بھی فجر کی سنتیں ادا کر سکتے ہیں اگر انھیں امام کے ساتھ آخری قعدہ ملنے کی امید ہو، جبکہ امام کے لیے اس کی بھی گنجائش نہیں کیوں کہ وہ تو نماز پڑھانے میں مشغول ہوتا ہے۔ اس لیے امام کو چاہیے کہ وہ اتنا وقت پہلے نمازِ فجر کی تیاری سے فارغ ہو جائے کہ فجر کی امامت سے پہلے فجر کی سنتیں ادا کر سکے، البتہ جب کبھی نمازِ فجر سے پہلے سنتیں ادا کرنے کا موقع نہ ملے تو وہ سنتیں ادا کیے بغیر بھی امامت کرا سکتا ہے، ایسی صورت میں نمازِ فجر کی امامت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، جس کی تفصیل ذکر ہو چکی۔

فائدہ:

نمازِ فجر کی سنتیں ادا کیے بغیر امامت کرانے کے مسئلہ میں یہ پہلو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر کسی دن امام کو نمازِ فجر سے پہلے کی سنتیں ادا کرنے کا موقع نہ ملے اور مقتدی بخوشی امام کو اجازت دیں کہ وہ امامت سے پہلے فجر کی سنتیں ادا کرلیں تو ایسی صورت میں امام کے لیے امامت سے پہلے نمازِ فجر کی سنتیں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اس موقع کو غنیمت جاننا چاہیے۔

- صحیح البخاری میں ہے کہ:

٥٨٦- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ».

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: وَلَا يَقْضِيهَا إِلَّا بِطَرِيقِ التَّبَعِيَّةِ إِلَخْ) أَيْ لَا يَقْضِي سُنَّةَ الْفَجْرِ إِلَّا إِذَا فَاتَتْ مَعَ الْفَجْرِ فَيَقْضِيهَا تَبَعًا لِقَضَائِهِ لَوْ قَبْلَ الزَّوَالِ؛ وَمَا إِذَا فَاتَتْ وَحْدَهَا فَلَا تُقْضَى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِالْإِجْمَاعِ؛ لِكَرَاهَةِ النَّفْلِ بَعْدَ الصُّبْحِ. وَأَمَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَكَذَلِكَ عِنْدَهُمَا، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْضِيَهَا إِلَى الزَّوَالِ كَمَا فِي «الدُّرَرِ». قِيلَ: هَذَا قَرِيبٌ مِنَ الِاتِّفَاقِ؛ لِأَنَّ قَوْلَهُ: «أَحَبُّ إِلَيَّ» دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَفْعَلْ لَا لَوْمَ عَلَيْهِ. وَقَالَا: لَا يَقْضِي، وَإِنْ قَضَى فَلَا بَأْسَ بِهِ، كَذَا فِي «الْخَبَّازِيَّةِ».

(بَابُ إِدْرَاكِ الْفَرِيضَةِ)

فجر کا وقت داخل ہو جانے کے بعد تہجد ادا کرنے کا حکم

1۔ نمازِ تہجد کا وقت صبح صادق طلوع ہونے یعنی فجر کا وقت داخل ہونے سے پہلے تک ہے، گویا کہ جیسے ہی فجر کا وقت داخل ہو جائے تو تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے،اس لیے فجر کا وقت داخل ہو جانے کے بعد تہجد کی نماز ادا کرنا درست نہیں۔ مزید یہ کہ فجر کا وقت داخل ہو جانے کے بعد نمازِ تہجد ادا کرنا اس لیے بھی جائز نہیں کہ فجر کا وقت داخل ہونے سے لے کر سورج طلوع ہو جانے تک نفل نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

2۔ اگر کسی شخص نے تہجد کا وقت سمجھتے ہوئے تہجد کی دو رکعت نماز ادا کرلی، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ تہجد کا وقت تو ختم ہو چکا تھا اور یہ تہجد کی نماز تو فجر کے وقت میں ادا کی گئی ہے تو ایسی صورت میں یہ دو رکعت نماز فجر کی دو رکعت سنتوں کے قائم ہو کر ان کی طرف سے کافی ہو جائے گی،اس لیے اس کے بعد فجر کی دو رکعت سنت نماز ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ جب اُس شخص نے فجر کا وقت داخل ہو جانے کے بعد ان دو رکعت کی نیت باندھی ہو، لیکن اگر اُس نے فجر کا وقت داخل ہونے سے پہلے ان دو رکعت کی نیت باندھی تھی، پھر ان کی ادائیگی کے دوران ہی فجر کا وقت داخل ہو گیا تھا تو ایسی صورت میں یہ دو رکعت تہجد فجر کی دو رکعت سنتوں کی طرف سے کافی نہیں ہوں گی، بلکہ اس کے بعد مستقل طور پر فجر کی سنتیں ادا کرنی ضروری ہوں گی۔

روایات اور فقہی عبارات

- صحیح مسلم میں ہے:

١٧١١- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

- **مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:**

٧٤٤٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ».

- رد المحتار على الدر المختار:

وَقَدْ مَرَّ فِي بَابِ النَّوَافِلِ أَنَّهُ لَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ التَّهَجُّدِ فَظَهَرَ وُقُوعُهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَتَاهُ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ فِي الصَّحِيحِ. (بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ)

- البحر الرائق شرح كنز الدقائق:

وَلَوْ شَرَعَ فِي التَّطَوُّعِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَةً طَلَعَ الْفَجْرُ قِيلَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَقِيلَ: يُتِمُّهَا، وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ يُتِمُّهَا، وَلَا تَنُوبُ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ عَلَى الْأَصَحِّ.

(أَوْقَات الصَّلَاة: التَّنَفُّل بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ)

تحقیقِ حدیث: نمازِ فجر کی سنتیں گھر میں ادا کرنے کی فضیلت

یہ حدیث کافی رائج ہے حتی کہ ”خاتمہ بالخیر کا عجیب نسخہ“ کے عنوان سے بھی مشہور ہے کہ: ”جس نے نمازِ فجر کی سنتیں گھر میں ادا کیں تو اس کے رزق میں کشادگی آتی ہے، اس کے اور گھر والوں کے درمیان جھگڑے اور تنازعات کم ہوجاتے ہیں اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوتا ہے۔“ (مراقی الفلاح مع الطحطاوی)

تبصرہ:

کتبِ احادیث سے مذکورہ حدیث کا کوئی معتبر ثبوت نہیں ملتا، حتی کہ کسی کمزور سند سے بھی یہ ثابت نہیں، بلکہ حضرت علامہ سخاوی رحمہ اللہ سے جب اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ بے اصل ہے:

- الأجوبة المرضية فيما سئل السخاوي عنه من الأحاديث النبوية:

٢٤٧- وعن حديث: «من صلى سنة الفجر في بيته يوسع له في رزقه وتقل المنازعة بينه وبين أهله ويختم له بالإيمان».

فقلت: إنه لا أصل له.

اس لیے اس کو حدیث سمجھنے اور اس کو حدیث کہہ کر آگے بیان اور شیئر کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ زیرِ نظر تحریر میں صرف مذکورہ حدیث سے متعلق تحقیق مقصود ہے، البتہ جہاں تک نمازِ فجر یا دیگر نمازوں کی سنتوں کو گھر میں ادا کرنے کا مسئلہ ہے تو وہ ایک الگ بحث ہے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔

احادیث بیان کرنے میں شدید احتیاط کی ضرورت:

احادیث کے معاملے میں بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، کیوں کہ کسی بات کی نسبت حضور اقدس حبیبِ خدا ﷺ کی طرف کرنا یا کسی بات کو حدیث کہہ کر بیان کرنا بہت ہی نازک معاملہ ہے، جس کے لیے

شدید احتیاط کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ آجکل بہت سے لوگ احادیث کے معاملے میں کوئی احتیاط نہیں کرتے، بلکہ کہیں بھی حدیث کے نام سے کوئی بات مل گئی تو مستند ماہرین اہلِ علم سے اس کی تحقیق کیے بغیر ہی اس کو حدیث کا نام دے کر بیان کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں امت میں بہت سی منگھڑت روایات عام ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسی بے اصل اور غیر ثابت روایت بیان کر کے حضور اقدس ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا شدید گناہ اپنے سر لے لیا جاتا ہے۔

ذیل میں اس حوالے سے دو احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں تاکہ اس گناہ کی سنگینی کا اندازہ لگایا جاسکے:

1۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

١١٠- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «... وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

2۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: مجھ پر جھوٹ نہ بولو، چنانچہ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

٢- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رضى الله عنه يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ».

ان وعیدوں کے بعد کوئی بھی مسلمان منگھڑت اور بے بنیاد روایات پھیلانے کی جسارت نہیں کر سکتا اور نہ ہی بغیر تحقیق کیے حدیث بیان کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

غیر ثابت روایات سے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بندہ نے ایک روایت کے بارے میں ایک صاحب کو جواب دیتے ہوئے یہ کہا کہ یہ روایت ثابت نہیں، تو انھوں نے کہا کہ اس کا کوئی حوالہ دیجیے، تو بندہ نے ان سے عرض کیا کہ: حوالہ تو کسی روایت کے موجود ہونے کا دیا جاسکتا ہے، اب جو روایت احادیث اور سیرت کی کتب میں موجود ہی نہ ہو تو اس کا حوالہ کہاں سے پیش کیا

جائے! ظاہر ہے کہ حوالہ تو کسی روایت کے موجود ہونے کا ہوتا ہے، روایت کے نہ ہونے کا تو کوئی حوالہ نہیں ہوتا۔ اس لیے ہمارے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ یہ روایت موجود نہیں، باقی جو حضرات اس روایت کے ثابت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اصولی طور پر حوالہ اور ثبوت انھی کے ذمے ہیں، اس لیے انھی سے حوالہ اور ثبوت طلب کرنا چاہیے، تعجب کی بات یہ ہے کہ جو حضرات کسی غیر ثابت روایت کو بیان کرتے ہیں اُن سے تو حوالہ اور ثبوت طلب نہیں کیا جاتا لیکن جو یہ کہے کہ یہ ثابت نہیں تو اُن سے حوالے اور ثبوت کا مطالبہ کیا جاتا ہے! کس قدر عجیب بات ہے یہ! ایسی روش اپنانے والے حضرات کو اپنی اس عادت کی اصلاح کرنی چاہیے اور انھی سے حوالہ اور ثبوت طلب کرنا چاہیے کہ جو کسی روایت کو بیان کرتے ہیں یا اس کے ثابت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

البتہ اگر حوالہ سے مراد یہ ہو کہ کسی محدث یا امام کا قول پیش کیا جائے جنھوں نے اس روایت کے بارے میں ثابت نہ ہونے یا بے اصل ہونے کا دعویٰ کیا ہو تو مزید اطمینان اور تسلی کے لیے یہ مطالبہ معقول اور درست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن ہر روایت کے بارے میں کسی محدث اور امام کا قول ملنا بھی مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ گزرتے زمانے کے ساتھ نئی نئی منگھڑت روایات ایجاد ہوتی رہتی ہیں، اس لیے اگر کوئی مستند عالم تحقیق کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ یہ روایت یا واقعہ ثابت نہیں اور وہ اس کے عدمِ ثبوت پر کسی محدث یا امام کا قول پیش نہ کر سکے تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہوتا کہ ان کا یہ دعویٰ غیر معتبر ہے کیوں کہ ممکن ہے کہ کسی امام یا محدث نے اس روایت کے بارے میں کوئی کلام ہی نہ کیا ہو، بلکہ یہ بعد کی ایجاد ہو، ایسی صورت میں بھی اس روایت کو ثابت ماننے والے حضرات کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس روایت کا معتبر حوالہ اور ثبوت پیش کریں، اور لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ انھی حضرات سے ثبوت اور حوالہ کا مطالبہ کریں۔ اور جب تحقیق کے بعد بھی اُس روایت کے بارے میں کوئی بھی ثبوت نہ ملے تو یہ اس روایت کے ثابت نہ ہونے کے لیے کافی ہے۔

واضح رہے کہ یہ مذکورہ زیرِ بحث موضوع کافی تفصیلی ہے، جس کے ہر پہلو کی رعایت اس مختصر تحریر میں مشکل ہے، اس لیے صرف بعض اصولی پہلوؤں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

ایک اہم نکتہ:

منگھڑت اور بے اصل روایات سے متعلق ایک اہم نکتہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اگر کوئی روایت واقعتًا بے اصل، منگھڑت اور غیر معتبر ہے تو وہ کسی مشہور خطیب اور بزرگ کے بیان کرنے سے معتبر نہیں بن جاتی۔ اس اہم نکتے سے ان لوگوں کی غلطی واضح ہو جاتی ہے کہ جب انھیں کہا جائے کہ یہ روایت منگھڑت یا غیر معتبر ہے تو جواب میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کیسے منگھڑت ہے حالاں کہ یہ میں نے فلاں مشہور بزرگ یا خطیب سے خود سنی ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی حدیث کے قابلِ قبول ہونے کے لیے یہ کوئی دلیل نہیں بن سکتی کہ میں نے فلاں عالم یا بزرگ سے سنی ہے، بلکہ روایت کو تو اصولِ حدیث کے معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ غلطی تو بڑے سے بڑے بزرگ اور عالم سے بھی ہو سکتی ہے کہ وہ لاعلمی اور انجانے میں کوئی منگھڑت روایت بیان کر دیں، البتہ ان کی اس غلطی اور بھول کی وجہ سے کوئی منگھڑت اور غیر معتبر روایت معتبر نہیں بن جاتی، بلکہ وہ بدستور منگھڑت اور بے اصل ہی رہتی ہے۔

تحقیقِ حدیث:

فجر کی سنتوں کا اجر حضرت جبرائیل کی چالیس ہزار سال کی عبادت سے بھی زیادہ!

عوام میں یہ حدیث مشہور ہے کہ: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنی خواہش ظاہر کی کہ میں تیری عبادت کرنا چاہتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: کرلو۔ تو حضرت جبرائیل نے دو رکعات نماز کی نیت باندھ لی اور بہت ہی اہتمام کے ساتھ نماز ادا کی، اور اس قدر طویل ادا کی کہ چالیس سال کے بعد سلام پھیرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ اہتمام دیکھ کر فرمایا کہ: تم نے بہت اچھی نماز ادا کی، لیکن ایک ایسی امت آنے والی ہے جس کی فجر کی دو رکعات سنتیں تیری ان طویل دو رکعات سے بھی افضل ہوں گی۔

تبصرہ:

مذکورہ حدیث کا حضور اقدس ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا، اس لیے اس کو حدیث سمجھنے اور اس کو بیان کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

نمازِ فجر کی دو سنتوں سے متعلق معتبر روایات:

واضح رہے کہ نمازِ فجر کی دو رکعات سنتوں کی فضیلت اور اہمیت سے متعلق معتبر روایات ثابت ہیں، اس لیے ان کی فضیلت اور اہمیت بیان کرنے کے لیے غیر ثابت شدہ یا بے اصل روایات کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔ ذیل میں فجر کی سنتوں کی فضیلت اور اہمیت سے متعلق چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سنت اور نفل نمازوں میں سب سے زیادہ پابندی اور اہتمام فجر کی سنتوں کا فرماتے تھے۔

- سنن ابی داود میں ہے:

1256- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى

شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’فجر کی دو رکعات سنت نماز دنیا اور جو کچھ اس میں ہے؛ سب سے بہتر ہے۔‘‘

- **سنن الترمذی میں ہے:**

٤١٦- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَكْعَتَا الفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی